بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قبروں کی شرعی حیثیت

تالیف ۔ ممتاز احمد عبد اللطیف

ناشر ۔ مرکز الاصلاح التعلیمی الخیری ۔ اموا مدینة الشیخ.شیوھر. بھار ۔ انڈیا

اسلامی عقیدہ کا پانچواں رکن'' آخرت کے دن پر ایمان لانا ہے'' اسی سلسلے کی ایک کڑی'' عالم برزخ'' ہے، یہ عالم ہر انسان کے لئے اس کی موت کے بعد سے شروع ہوجاتا ہے، جس کا سلسلہ قیامت تک رہے گا، اس عالم میں انسان کی اچھی روحیں اللہ تعالی کی نعمتوں اور رحمتوں سے سرشار اور اس کی لذتوں سے ہمکنار ہوتی رہتی ہیں، اور بدبخت روحیں اپنی بدعملیوں کی وجہ سے تکلیف اور اذیت میں مبتلا رہتی ہیں، اس لذت واذیت کی کیفیت کا علم صرف اللہ تعالی کو ہے، کیوں کہ یہ عالم غیب کا معاملہ ہے، جس پر اس کے سوا کسی کو اطلاع نہیں ہوتی، اس کا ارشاد ہے:

''عالم الغیب فلا یظھر علی غیبه أحدا''﴿الجن: ۲۶﴾

وہ غیب کا جاننے والا ہے، اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا

انسان خواہ نبی، ولی، پیر، فقیر یا عام بندہ ہو، موت کے بعد اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے، نہ وہ اپنے لئے کچھ کر سکتا ہے اور نہ دوسروں کے لئے، چنانچہ اللہ کے رسول فرماتے ہیں:

''اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاثة صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له''﴿مسلم﴾

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ کٹ جاتا ہے، الا یہ کہ اس نے صدقہ جاریہ کیا ہو یا ایسا علم چھوڑا ہو جس سے منفعت حاصل کی جاتی ہو یا نیک اولاد جو اس کے حق میں دعائیں کرتی ہو.

انسان کے عمل کی طرح اس کے جسم وروح کی دنیاوی حیثیت بھی بالکل ختم ہوجاتی ہے، لہذا اس سے مٹی تلے دفن کردیا جاتا ہے، اور وہ عالم برزخ کی ایسی زندگی گزارنے لگتا ہے، جس کا علم اللہ تعالی کے سوا کسی کو نہیں، اس کی لاش بھی عموماً سرگل کر کیڑے مکوڑے کی خوراک بن جاتی ہے، پھر اس کی مٹی کے اوپر مال وزر خرچ کر کے اسے پختہ بنانا، اس پر چادریں چڑھانا، اس کے لئے نذرو نیاز ماننا، اسی سے دعائیں مانگنا بدعت وشرک نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا مٹی کے ڈھیر میں نفع اور نقصان کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے، یا ایسے شخص کے اندر نفع اور نقصان پہنچانے کی لیاقت آجاتی ہے، جو مٹی کا ایک حصہ بن جاتا ہے اور جس کی روح ہر گھڑی اللہ کی مدد کی خود ہی محتاج رہتی ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

''قل ادعوا الذین زعمتم من دونه فلا یملکون کشف الضر عنکم و لا تحویلا☆أولئک الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلة أیھم أقرب و یرجون رحمته و یخافون عذابه ان عذاب ربک کان محذورا''﴿بنی اسرائیل: ۵۶.۵۷﴾

''اے محمد کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی کے سوا جنہیں تم حاجت روا سمجھ رہے ہو، انہیں پکار کر دیکھو وہ نہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں اور نہ بدل سکتے ہیں، جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کی قربت حاصل کرنے میں لگے رہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ نزدیک ہو جائے، وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے خوف زدہ رہتے ہیں، یقیناً تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے.''

دین کی یہ باتیں ہم تک اللہ کے رسول کے ذریعے پہنچی ہیں، جنہوں نے خود ہی قبر کی حیثیت کو اللہ کے حکم سے ہم پر واضح کر دیا ہے، چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں:

''نهی رسول الله ﷺ أن يجصص القبر و أن يقعد عليه و أن يبنی عليه﴿مسلم﴾

''اللہ کے رسول نے منع فرمایا کہ قبر کو پختہ کیا جائے، اس پر بیٹھا جائے اور وہاں کوئی عمارت کھڑی کی جائے''

''لعن الله اليهود و النصاری اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد'' ﴿البخاری﴾

یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو، جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہیں بنا ڈالیں.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں:

''فلو لا ذاک أبرز قبره غير أنه خشی أن يتخذ مسجدا﴿البخاری﴾

''اگر اللہ کے رسول کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لئے جانے کا خدشہ نہ ہوتا تو اسے اونچی کی جاتی''

اللہ کے رسول نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا:

''أن لا تدع تمثالا الا طمسته و لا قبرا مشرفا الا سويته﴿مسلم﴾

کسی مجسمہ کو پاؤ تو اسے توڑ پھوڑ کر اس کے نشانات مٹا دو، اور کسی قبر کو اونچی پاؤ تو اسے زمین کے برابر کر دو'

اللہ کے رسول، صحابۂ کرام اور قرون اولی کے مسلمانوں کا عمل اسی پر قائم رہا کہ بعد میں چل کر قبروں کو پختہ بنایا جانے لگا، اس پر چادریں چڑھائی جانے اور ان کے لئے نذر و نیاز مانی جانے لگیں، اور وہاں عرس و میلہ کا بازار گرم ہونے لگا جن سے اللہ کے رسول نے خود ہی منع فرمایا ہے:

''لا تتخذوا قبری عيدا''﴿مسند ابو يعلی﴾

میری قبر کو عید، میلہ اور عرس کی جگہ نہ بنا لینا

مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی کے علاوہ دوسری جگہوں کے لئے ثواب کی نیت سے سفر کرنا بھی ممنوع قرار پایا، اللہ کے رسول ارشاد فرماتے ہیں:

''لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد المسجد الحرام، والمسجد الأقصی و مسجدی هذا''﴿بخاری و مسلم﴾

تین مسجدوں یعنی مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصی کے علاوہ کسی دوسری جگہ کے لئے سفر نہ کیا جائے.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں کوہ طور جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے اسے وہاں جانے

سے روک دیا، اورفرمایا اللہ کے رسول فرماتے ہیں:

" لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد﴿مصنف ابن ابی شیبه﴾

تین مسجدوں کے علاوہ دوسری جگہ کا سفر نہ کیا جائے.

مسلمانوں ذرا غور کرو اور عقل سے کام لو کہ تمہارے اور ہندوں کے طریقۂ زیارت وعبادت میں کیا فرق رہ گیا؟ وہ اپنے بڑوں کی عقیدت میں ان کے مجسمے بنا کر پوجتے ہیں، اور تم اپنے بزرگوں کی قبروں کی مٹی کی ڈھیر کو طرح طرح سے سجا کر پوجتے ہو، سچ فرمایا اللہ کے رسول ﷺ نے:

"لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من أمتي بالمشركين و حتى تعبد قبائل من أمتي الأوثان"﴿ابو داؤدو الترمذی﴾

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے اور جماعتیں مشرکین سے جا نہ ملیں گی، اور ان کی طرح بتوں کی پوجا نہ کرنے لگیں گی الاماں والحفیظ!!

اے اللہ اپنے رسول کی امت کو شرک سے محفوظ رکھ، ان کی ہدایت فرما، انہیں سیدھی راہ دکھلا، ان کو یہود ونصاری کی طرح گمراہ ہونے سے بچا اور ان کے چہرے کو جہنم کی آگ سے بچا، آمین ثم آمین.

ملاحظہ

یہ سطور بعض عربی دوستوں کی فرمائش پر ۲۵رمئی ۲۰۰۰ء کو لکھے گئے، جس کی وجہ متحدہ عرب امارات کے حسین وجمیل شہر" العین"، میں برصغیر کے قبوری متوالوں کا قبر بنا کر اس کی پوجا شروع کر دینا ہے.

ممتاز احمد عبداللطیف

اسلامک سنٹر دبی

۲۵رمئی ۲۰۰۰ء